

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عـه | قیمت سالیانہ معہ محصول ـه

نمبر ۲۵ جلد ۷ | لودیانہ ۱۹ جون ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

نور افشاں

تبقیہ زمینداروں کی ابتر حالت

ـــــ اور خانہ داری اور اجرائے پیشہ زمینداری اور سرکاری مالگذاری وغیرہ شادی غمی کے خرچ بدستور لاحق ہیں اسواسطے زمیندار پچھلا قرضہ تو ادا نہیں کر سکتا اور زیادہ لئے بغیر رہ نہیں سکتا اور یہی وجہ ہے کہ اُسکا اعتبار بہت کم ہو جاتا ہے اور آئندہ مہاجن جو قرضہ دیتا ہے تو بڑی ہوشیاری سے قرضہ کی وصولی اور اُسکی تکالیف کو سب پہلو سے دیکھ بھالکر اُسکے موافق سخت از سخت شرائط ٹھہرا لیتا ہے اور پھر موقع پر نالش کر کے اپنی چالاکی اور کچھ دھوکہ فریب سے جاہل غریب زمیندار پر پوری ڈگری کروا لیتا ہے بس فصل کا نہ لگنا پہلا اور بھاری سبب ساہوکار کی زیادہ ستانی دوسرا سبب زمیندار کی تباہی کا ہے ـ پہلے سبب کی نسبت جسکا علاج بہت سہل نہیں ہے پھر کسیوقت کچھ لکھا جائیگا فی الحال دوسرے سبب کی نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ اُسکا علاج گورنمنٹ کی دست اندازی پر منحصر ہے اور جیسا ہمارے معصر وکیل ہندوستان نے اسبارہ میں لکھا ہے ہم بھی درخواست کرتے ہیں کہ گورنمنٹ مرقومہ ذیل امورات پر ضرور غور فرماوے +

اوّل ـ ایسی تجویزیں کرنی جائیں جنسے شرح سود میں تخفیف ہو یعنے عـه فیصدی ماہوار سے نرخ سود بڑھنا نہ پاوے اور شرائط قرضہ ایسی کہ قرض دہندہ کو ناجایز طور پر زیادہ ستانی کا موقعہ ندیں اور زمیندار بھی اسبات پر مجبور کیا جاوے کہ اپنی بچت پیداوار جہانتک ہو سکے فصل بفصل قرضہ میں ادا کرتا رہے +

دوم ـ قانون میعاد کی ترمیم ـ میعاد قرضہ جات تین سال ہے جسکے جلد گذر جانیکے اندیشہ سے خواہ مخواہ قرض خواہونکی جانب سے عدالت میں دعوے دائر ہوتے ہیں اور بیچارے زمیندار پر اصل معہ سود و خرچہ عدالت بلکہ زرِ خرچہ کثیر کی ڈگریاں ہوتی رہتی ہیں جو اصل سے النصاعف ہوتی ہیں اور اس ہیر پھیری کا نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ مقروض سے دو چنداں رقم کا تمسک جدید کروالیا جاتا ہے بس اگر میعاد قرضہ اور بڑھادیجاوے تو یقین ہے کہ زمینداروں کو ضرور ایک گونہ سہولیت ہو جاوے +

سوم ـ ضروری اخراجات کے ساتھہ زمینداروں کو بہی تنازعات کا خرچ بھی لگا ہوا ہے جو کبھی رکتا نہیں مال ہوشی اور بدن کا کپڑا البتہ بھی بجکر بقدر ضرور رہا ہے نگے مگر زیادہ افسوس اُن زمینداروں کی حالت پر ہے جو عدالت سے بہت دور رہتے ہیں اور ادنے ادنے معاملات کے لئے سفر کر کے حاضر عدالت ہوتے ہیں آنے جانے میں پیسہ کھوتے اور کاشتکاری کے معاملات میں ہرج کرتے ہیں اگر سرکار اُن کے بعد مسافت پر لحاظ کر کے نزدیک تر ادنی درجہ کی عدالتیں مقرر فرماوے تو بیشک اُنکی دادرسی کسیقدر سہولیت کے ساتھہ ہوا کرے گی +

چہارم ـ تشخیص جمع مالگذاری کو ذرا نرم کرنا چاہیئے کیونکہ جمع معہ اخراجات بالائے متعلقہ مالگذاری دونوں ملکر اکثر اسقدر سنگین تر ہو جاتی ہیں جسکی ادائی کبھی کبھی زمیندار کو نہایت دقت میں ڈالتی ہے خصوصًا اُن دیہات میں جہاں زیادہ تر بارانی زمینات بارانی ہیں ـ یہہ تو ظاہر ہے کہ عرصے

عموماً بارش وقت پر نہیں ہوتی اور بڑے بڑے قطعات قابل زراعت افتادہ کے افتادہ پڑے رہجاتے ہیں اور بیچارہ زمیندار کو خواہ فصل لگے خواہ نہ لگے محض سوکھا معاملہ بھرنا پڑتا ہے پس شرح مالگذاری کو خصوصاً اُن مقامات میں جہاں بارش کی قلت ہے کسیقدر تخفیف دیا جاوے یا معاملہ کی وصولی حالت موسم پر منحصر رکھی جاوے جسکو ہوئی بہ ہول کہتے ہیں تو اِس صورت میں زمینداروں کا بہت بھلا ہوگا +

پنجم۔ چاہ جدید لگانے والوں یا اور طرح سے آب پاشی کے سامان کرنیوالوں کا زیادہ تر حوصلہ بڑھایا جاوے اور تقاوی روپیہ سہل تر شرائط کے ساتھ دیا جاوے کیونکہ جن مقامات میں آب پاشی بذریعہ چاہات یا انہار وغیرہ کافی ہوتی ہے وہاں زمینداروں کی حالت عموماً اچھی ہے +

ششم۔ اگر زمینداروں کو مہاجنوں کے سخت گرنجہ سے بالکل چھوڑ الینا منظور ہو تو جیسا سیونگ بنک جا بجا رکھلے ہوئے ہیں جنمیں ہر ایک شخص اپنی پیداوار کی بچت جمع کرا کر کچھ نہ کچھ منافع اُٹھاتا رہتا ہے ویسا ہی اُن کے ساتھ کاشتکاری بنک بھی کھولدئے جاویں جہاں سے زمینداروں کو واجبی سود پر قرضہ ملجایا کرے تو اِس صورت میں نہ وہ صرف بیرحم مہاجنوں کے تشدد و زیادہ ستانی سے بچ نکلینگے بلکہ انکے طرح کا حوصلہ پاکر اپنی پیداوار کے بڑھانے میں اِسقدر محنت کرینگے کہ رفتہ رفتہ خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہونیکے قابل ہوجاوینگے +

کیشپ بابو کی تعلیم

ـــــ ایک بنگالہ اخبار میں جناب بابو کرشنا گو سوامی جنکو کیشب بابو اپنا حواری قرار دیتے ہیں مرقومہ ذیل مضمون مندرج ہوا ہے۔ اگرچہ یہہ مضمون بےنفس الامر صحیح ہے تو ناظرین بے تامل اندازہ کر سکتے ہیں کہ اسکا اثر کیشپ بابو کی اِس کلیسیا جدید پر کہ جسکو کون ہے کیسی صورت میں عاید ہوتا ہے +

برہمو سماج کے پیشوائے بابو کیشپ چندر سین نے ایک روز شام کیوقت اپنے خاص مکان واقع محلہ کو لوٹولہ میں اپنے فرقہ کے بعض واعظین کو مخاطب کر کے یہہ کہا کہ تمکو بڑا ٹھیک ٹھیک علم ہونا چاہئے کہ میں کون ہوں اور خود ہی یوں کہنا شروع کر دیا کہ کل آدمی تین قسم کے ہیں اوّل وہ جو نجات پاچکے دوئم وہ جو نجات کے طالب ہیں اور سیوم وہ جو ابھی تک دنیوی تعلقات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو نجات پاچکے ہیں وہ خدا کے دوست اور ہمیشہ اُسکے ساتھ رہتے ہیں مثلاً مسیح اور چیتنیا وغیرہ اور خدا اُنکو وقت بوقت اِس دنیا میں بھیجتا ہے۔ میں مسیح ہوں اور میں چیتنیا ہوں کیونکہ اُنکی روح مجھہ میں ہے۔ نجات یافتوں کے ساتھ ہمیشہ حواری رہا کرتے تھے جو اُن کے کام میں امداد دیتے تھے جیسا یوحنا اور پطرس مسیح کے ساتھ اور ادویتا اور ہرداس چیتنا کے ساتھ ویسا ہی میرا حواری بیجا و کرشنا گو سوامی ہے کیونکہ اس میں ادوئیا کی روح ہے یہہ حواری لوگ قسم دوم سے متعلق ہیں کیونکہ وے نجات کے طالب ہیں۔ اور وہ جو دنیوی تعلقات میں پھنسے ہوئے ہیں وہ نفسانی لوگ ہیں پس نفسانی لوگوں اور نجات کے طالبوں یعنے حواریوں دونوں کا نجات دلانا گروہ اوّل یعنے نجات یافتوں کا کام ہے +

یہہ تقسیم خدا کی جانب سے ہے اور خدا ہر ایک زمانہ میں اسی تقسیم کے ذریعہ سے اپنے آپکو دنیا میں ظاہر کرتا رہا اور سب گذشتہ تقسیمیں ناکامل تھیں مکمل تقسیم محض برہمو سماج کو عطا ہوئی ہے پس میری نسبت اسکے سوا اور کچھہ خیال نہیں کرنا چاہئے اور میری موت کے بعد مختلف فرقوں میں بٹ نہ جانا خواہ وہ فرقے میرے ساتھ ہوں خواہ مجھسے الگ کیونکہ برہمو سماج اگر میرے بغیر کوئی کام کریگی تو گویا اِس الٰہی تقسیم کی تحقیر کریگی جسکا ابھی تذکرہ ہوچکا +

میہہ بھی کہتا ہوں کہ تمہارے بیچمیں ایک شخص ہے جو مجھسے اِس معاملہ میں مخالف ہے وہ تمہارے درمیان بھیڑیا ہے اُسکا نام پرتاپ چندر موزم دار۔ اُس روز اُسنے صاف کہا تھا کہ برہمو سماج کی ترقی صرف ایک آدمی کے سبب رکی ہوئی ہے سو میں اُس آدمی سے آپکو خبردار کر چھوڑتا ہوں تاکہ آپ اُس سے ڈرتے رہیں اور جو کچھ مینے اپنی نسبت تمکو کہا پچاس سال بعد ظہور میں آویگا اِس پیشخبری کو خوب یاد رکھو +

انگریزی سفیر کابل میں

ـــــ صاحب علیگڈہ گزٹ نے اپنے پرچہ مطبوعہ ۱۴ ارجون میں جو رائے مندرجہ ذیل تحریر فرمائی ہے اُسکو ہم اتفاق کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں کہ انگریزی سفیر کو کابل میں فی الفور روانہ نکرنا نہایت دانشمندی اور بڑی متانت کی بات ہے کوئی ایسی جلدی اور بےصبری نہیں تھی جسکے سبب سفیر انگریزیکا امیر یعقوب خان کے ساتھ ساتھ جانا ضرور ہوتا جبتک کہ امیر یعقوب خان اپنی دارالخلافہ میں نہ پہنچ لے سفیر انگریزی کے اور اُسکے ساتھ کی سپاہ کے ٹھہرنے اور رہنے کے مقام تجویز نکرے اُسکے آسایش کا سب سامان تعظیم و استقبال کا انتظام نکرے اُسوقت تک سفیر انگریزیکا چلا جانا ایک بےصبری کی حرکت ہوتی۔ اسوقت سے افغانوں کو یہہ بھی معلوم ہوگا کہ ہماری نیت کابل کو سفیر بھیجنے میں بجز دوستانہ برتاؤ اور اُسکے استحکام و طمانیت کے نہ پہلے کچھ تھی اور نہ اب کچھ ہے گندمک میں صلحنامہ ہو جانا اور امیر افغانستان کا سفیر انگریزی کا کابل میں رہنا منظور کر لینا دوستی قایم رکھنے کو کافی تھا اب ایک موقع سے اور تمام سامان کے درست ہونے میں کو گنجایش کے ساتھ جو لوگ سفارت میں ہونگے اُنکے مقرر ہوجانیکے بعد انگریزی سفیر کا کابل میں داخل ہونا نہایت بہتر و مبارک ہوگا +

بقیہ اُس عمدہ پیشین گوئی کے بابمیں جو محمدی سلطنت کی ترقی اور وسعت کی وجہ ظاہر کرنیکے لئے دانیال نبی پر نازل ہوئی تھی اور اِس شہ ہو تمیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِسلام کا غلبہ صرف مسیح کی ظاہری کلیسیا کے بدعتی اور ریاکار لوگونکی سزا میں سخت بلا کے طور سے آنے دیا

پس اِس اِرادہ سے اُسنے قرآن میں خدا کے بیٹے کی اُلوہیت کا اِنکار کر کے اپنے کو مسیح سے بزرگ تر مشہور کیا۔ اِسی سبب پیشین گوئی میں مذکور ہی کہ وہ بادشاہ جونکے بادشاہ کے مقابلہ میں اُٹھ کھڑا ہوگا۔ پس وہ بات جو محمد نے اپنی زندگی میں شروع کی تھی اُسکے خلیفوں نے اُسکی موت کے بعد بڑی سرگرمی سے پوری کی۔ اِس سے مراد یہی ہی کہ جہاں کہیں وے مسیحیوں کے ملکوں پر غالب آتے تھے وہاں کے باشندونکو محمد کو مسیح سے بزرگ تر قبول کرنے کے لئے سمجھاتے تھے۔ جو لوگ اِن کفر کی باتوں کو رد کرتے تھے نہایت سنگدلی سے قتل کئے اور جو لوگ مسلمان ہو کر محمد کو مسیح سے بڑھکر مانتے تھے اُنکی جان بخشی کی۔ ایسا ہوا کہ عربستان کا نبی بادشاہوں کے بادشاہ تک اپنے تئیں بلند کرنے میں کامیاب ہوا اور اِسطرح جیسا کہ پیشین گوئی میں لکھا ہی صلح کے وسیلہ اُسنے بہت سی روحوں کو تباہ کیا +

آخر کو محمدی ناظرین ملاحظہ کریں کہ مسلمانوں کے اِس خونریز زمانے اور ملک لینے سے دایمی قربانی رویا کے دکھلانیکے موافق اُٹھائی گئی۔ اگر صاف پوچھو تو مسیح اپنی دایمی پرستش سے محروم رہا۔ کہ دیکھو اُسنے آپ دنیا میں اگر گناہوں کا عوض بخشش کفارہ پہنچانے کے سبب وے خون آلودہ قربانیاں جو اگلے زمانہ موسوی کلیسیا میں گذرانی جاتی تھیں اور جو صرف اُسکی اِلٰہی قربانی کے نمونے تھیں ضرور نہیں مگر اُن کے بدلے مسیح کی کلیسیا میں اُسکی اِلٰہی قربانی کے وسیلہ جو نجات ٹھہری ہی اُسکے لئے حمد اور شکر بطور فدیہ کے گذرانے جاتے ہیں۔ پس کلیسیا کے ویران ہونے بلکہ اُسکی جگہہ قرآن کے مسئلے مقرر پانے سے دایمی قربانی یعنے کلیسیا کے حمد و شکر کے بدلے موقوف ہوکر مسیح اپنی دایمی پرستش سے محروم ہو گیا۔ اِسکے سوا رویا یہہ بھی بتاتا ہی کہ گناہ کے سبب اُس تندچہرہ بادشاہ کو دایمی قربانی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور یہہ سچائی کو زمین پر گرادیا اور وہ عمل کرتا بلکہ کامیاب ہوتا رہا۔ اِس سے مراد یہی ہی کہ آسمانی لشکر اور ستارے یعنے مسیحی کلیسیا کے نگہبانوں اور پادریوں کے مقابلہ میں محمدی اماموں اور مجتہدوں کی ایک فوج معہ دینی آئین مدام مقرر ہوئی جن مجتہدوں کی فوج سے اِنجیل کی حقیقت دنیا کے اکثر حصوں میں جہاں وہ پہلے جاری تھی حقیر اور ذلیل ٹھہرائی گئی بلکہ آجکے دن تک گویا زمین پر گرائی ہوئی نظر آتی ہی +

اُن بہت سی دلیلوں سے جو اوپر دکھائی گئیں ثابت ہو چکا کہ جو رویا دانیال کو نظر آیا تھا اُسکے جُدے جُدے حصے محمد کی سلطنت سے پوری مشابہت رکھتے ہیں۔ اُمید ہی کہ آیندہ محمدیوں پر ظاہر ہوگا کہ وہ مذہب جسکو وے ساری نعمتوں میں سے بھاری نعمت سمجھ کر فخر کرتے ہیں سو دانیال نبی کے مشہور کرنے کی مانند صرف خوفناک بلا ہی جسکو اللہ تعالیٰ نے مسیح کی ظاہری کلیسیا میں بہت دنوں سے ریاکاری اور مورت پرستی اور بدعت جاری ہونے کے سبب آنے دیا۔ پس ہم اِس بھاری اور عمدہ پیشین گوئی کے بیان ختم کرتے وقت دوسری بار ناظرین کو یاد دلاتے ہیں کہ محمد کے سوا ساری تواریخوں میں کوئی دوسرا نہیں ہی جسکی زندگی اور کتاب اور سلطنت دانیال کے رویا کے مضمونوں سے پوری مشابہت رکھتی ہو۔ صرف محمد ہی جسنے خدا کے نام پر باریک فقروں کو ایجاد کر کے اپنے تئیں مفلسی کی حالت سے بادشاہی کے رتبہ تک پہنچایا۔ صرف وہی ہی جسنے تاریک فقروں کے وسیلہ بارہ صدی کے عرصہ تک دنیاوی اور دینی سلطنت کو روئے زمین پر قرار دیا۔ صرف وہی ہی جسنے تاریک فقروں کے وسیلہ مسیح کی کلیسیا کو تباہ کر کے اُسکے بادشاہ کو اُسکی دایمی پرستش سے محروم رکھا۔ صرف وہی ہی جو تاریک فقروں کے وسیلہ اپنے کو خدا کے ہمسر بیٹے سے بڑھکر بتلا کر خود خدا کے مقابلہ میں اُٹھ کھڑا ہوا۔ اِسلئے دانیال نے جس تندچہرہ بادشاہ کا ذکر کیا ہی وہ محمد ہی ہی جسکی بادشاہت اگرچہ بہت مدت سے قایم ہو کر وسیع ہو گئی ہی تو بھی خدا کے اِرادہ کے موافق بغیر وسیلہ ہاتھ کے شکست پاویگی۔ پس محمدی ناظرین لحاظ کریں کہ جب اُس بادشاہ کی شکست کی بابت کہی گئی ہی کہ وہ بغیر وسیلہ ہاتھ کے ہوگی تو بیشک اُس سے مراد یہی ہی کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص کام سمجھیگا کہ تلوار اور آدمی کی قدرت کے بغیر اُس غیر مسیحی بادشاہت کو نیست و نابود کرے۔ اگر کوئی یہہ سوال کرنا چاہے کہ محمدی بادشاہت کسطرح بغیر وسیلہ ہاتھ کے شکست پاویگی تو ہم جواب دیتے ہیں کہ ہمارا خیال یہی ہی کہ خدا تعالیٰ اِنجیل کی حقیقت کے وسیلہ جسکے ساتھ قرآن نے ہجری سال سے ٹھیک مقابلہ کیا ہی اپنے ارادہ کو پورا کریگا +

آخر کو خدا کے فضل و کرم سے وہ نہایت بھاری کام جسکے لئے ہم نے قلم اُٹھایا تھا انجام کو پہنچا۔ ہم نے یہاں یسوع مسیح خدا کے بیٹے اور دنیا کے شفیع کے نام

نجات کی حقیقت کو ایسی معقول طرح سے محمدیوں کے روبرو رکھ دیا ہی کہ اگر وے ہوشیاری کے ساتھ ملاحظہ کرکے ہدایت کے لئے خدا سے دعا مانگیں تو ممکن نہیں کہ اُن کی سمجھ کے باہر ہووے مباحثے کو ختم کرتے وقت ہمنے مناسب جانا کہ دوسری بار اپنے ناظرین کو یاد دلاویں کہ قیامت کے دن صرف اپنے جسمانی گناہوں کی بابت جواب دینا نہ پڑیگا بلکہ نجات کی جو خوشخبری موسیٰ اور داؤد اور عبرانی نبیوں اور یسوع مسیح نے ظاہر کی اُسکی حقارت کرنے کے لئے جوابدہی بھی ضرور ہوگی۔ محمدیوں کو تعین ہووے کہ ایسے مقدمہ میں جواب دینا ناممکن ہوگا کیونکہ خود محمد کی گواہی اور اُن کے خاص اقرار بھی اُن کے خلاف ہونگے کہ دیکھو محمد قرآن کے بہت سے مقاموں میں توریت و انجیل کے الہامی ہونیکا اقرار کرتا ہی اور محمدی فرقہ بھی قبول کرتا ہی کہ موسیٰ اور داؤد اور عبرانی نبی اور یسوع مسیح جنکے سب خدا کے وفادار بندے ہوکر خدا کے نام سے تعلیم کرتے تھے۔ اگر ویسا ہی ہی تو وے تعین جانیں کہ خداوند اُنکو اپنے نبیوں کی تعلیموں سے برگشتہ ہونیکے سبب بڑی سختی کے ساتھ قصوروار ٹھہراویگا +

مناظرہ کی کتابوں کی بابت اِس مباحثے کو ختم کرکے ہم ایک سلیس سوال اپنے محمدی دوستوں سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ وہ سوال یہی ہی کہ محمد کے زمانہ سے پہلے انسانوں کی روحیں کسطرح غضب الٰہی سے بچائی جاتی تھیں سو اِس بابت محمدی کیا سمجھتے ہیں۔ عربستان کے نبی کے ظاہر ہونے سے پہلے دنیا پیدا ہوکر ۴۶۰۰ برس کے قریب جاری ہوئے تھے۔ تو کیا محمدی سمجھتے ہیں کہ اُس مدت دراز تک کسی کو نجات نہیں ملی ہوگی۔ اگر ایسا ہو تو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور موسیٰ بلکہ محمد سے پہلے جتنے خدا کے مقدس بندے ہوئے ہیں وے سب دوزخی ہوئے ہیں۔ لیکن اگر محمدی سمجھتے ہیں کہ محمد کے وقت سے پہلے انسانوں کی روحیں بچائی جاتی تھیں تو ہم اُنسے یہہ سوال کرتے ہیں کہ وے کس وسیلہ سے بچائی گئیں۔ ظاہر ہی کہ نہ محمد کے ایمان اور نہ قرآن کے تابعدار ہونے سے ہوسکا کیونکہ محمد اور اُسکی کتاب اُسوقت موجود نہ تھے بلکہ اُنکا ذکر بھی کسی سے سنا نہ گیا تھا۔ اور تعین ہی کہ دانیال نبی کی اُس ایک ہی پیشین گوئی کے سوا جو اِس باب میں بیان کی گئی ہی توریت و انجیل بھر میں محمد کی بابت دوسرا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ پس دنیا کی پیدایش سے محمد کے ظہور تک جو ۴۶۰۰ برس کا عرصہ ہی آدمیوں کی روحیں کسطرح بچائی جاتی تھیں۔ اِس سوال کی بابت ہم محمدیوں کے جواب کے منتظر ہیں۔ لیکن اگر کوئی محمدی اُسکے جواب میں کوشش کرنا چاہے تو ہم اُس سے ملتجی ہوکر کہتے ہیں کہ اُس سے پہلے وہ دوسری بار موسیٰ کی خون آلودہ قربانیوں اور اگلے نبیوں کی پیشین گوئیوں اور یسوع مسیح کی معجزانہ پیدایش اور اُسکی موت اور جی اُٹھنے اور آسمان پر جانے سے جو مطلب اور مدعا نکلتا ہی بڑے غور اور تامل سے دریافت کرے +

اب باپ اور بیٹے اور روح القدس یعنے یہوواہ ثالوث الاحد پر جسکے سامھنے قیامت کے خوفناک دن مسیحیوں اور محمدیوں کو کھڑا ہونا پڑیگا رسالہ تثلیثہ الکتب اور اُسکے ناظرین محمدیکو سونپتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اِس چھوٹی کتاب کو اسلام کی بیشمار خلقت میں نور کے فرشتہ اور سلامتی کے پیغامی کی مانند ٹھہراوے۔ کہ صرف وہی ابدالاباد تعظیم اور جلال اور حمد کے لایق ہی۔ آمین ثم آمین +

* جسوقت مصنف نے اِس فقرہ کو لکھا تو اُسکو یاد نہ تھا کہ انجیل کی آخر کتاب یعنے کتاب مکاشفات میں تین جُدی جُدی آیتیں موجود ہیں جو یہہ خطاب یعنے ناحق نبی کہنے کے سبب محمد کیطرف اشارہ کرتی ہیں ناظرین فرصت پاکر اُنکی آزمایش کرسکتے ہیں چنانچہ وے آیت کتاب مذکور کے باب ۱۶ کی آیت ۱۳ میں اور باب ۱۹ کی آیت ۲۰ میں اور باب ۲۰ کی آیت ۱۰ میں پائی جاتی ہیں +

منقولات

پالینشیا* میں مسیحی مذہب کی ترقی

اخبار نیا نودیا اپنے ایک آرٹیکل میں بیان کرتا ہی کہ بہت تھوڑا عرصہ گذرا ہوگا بلکہ ہماری یادداشت سے یہہ امر ابھی تک نہیں مٹ گیا۔ کہ جب کبھی ہم اِن جزیروں کے باشندوں کا ذکر سُنتے ہیں تو تمام وہ مکروہ اور حیرت انگیز بُرائیاں جس میں کہ بنی نوع آدم کبھی گرفتار ہوئے ہوں اُنکا نام لیتے ہی یاد آتی ہیں یہہ باشندے فی الحقیقت وحشت میں شہرہ آفاق تھے اور بڑے درجہ کے جاہل مطلق العنان بدکار نہایت ہی ذلیل نفس پرستی میں مبتلا اور آدم خوری میں یکتا +

پچاس برس سے کم ہوئے ہونگے کہ جب سے مسیحی مذہب کے معلم اُن جزیروں میں گئے اور اُنکی تعلیم و تربیت کی کوششوں کے نتیجے اُنکی چال چلن اور بود و باش پر مسیحی مذہب کی تاثیر عجیب طور پر ظہور میں آئی ہی اِس مضمون کے ضمن میں دو بیان ہمارے پاس موجود ہیں گلفورڈ ٹھنس رقم طراز ہی کہ پالینشیا میں بہت جلد مسیحی مذہب پھیلتا جاتا ہی ورلین مشنری سوسیٹی کے چرچ ممبر مختلف جزایر میں ۳۷ ہزار ہیں لنڈن مشنری سوسیٹی

* پالینشیا مجمع الجزایر کا نام ہی جو بحر الکاہل ایشیا کے جنوب و مشرق واقع ہیں +

کے ۲۰ ہزار ہو این ایونجلی کل الیسوسی الیشن کے متعلق ہیں اور پریسبٹیرین مشن کے ۳۰۰ یعنے ۳ لاکھ ۴۰ ہزار باشندوں میں سے قریب ۶۰ ہزار مسیحی ہیں۔ وہاں کے پادری صاحبان خبر دیتے ہیں کہ اگرچہ انہیں مسیحی چال چلن کا نہایت ہی عمدہ نمونہ مشکل سے پایا جاتا ہے جسکا سبب یہہ ہے کہ تمام قوم کی طبیعت جلد قایل ہو جانے والی ہے پس نو مرید زیادہ مضبوط نہیں ہوتے اور اکثر روحانی دلسوزی گناہ کی قابلیت اور معافی کی اُمید کم رکھتے ہیں لیکن تو بھی اُنہیں سے بہت فی الحقیقت اخلاص اور وفا میں ثابت قدم ہیں اور اُنکی روحانی زندگی طاقت ولیاقت میں روز بروز روز افزوں ہے +

اِن جزیروں میں پادری صاحبان کے نتیجے نہایت ہی فرحت بخش ہیں اب ہم دوسرا بیان جو ہماری دانست میں اِس سے بھی عمدہ ہے درج کرتے ہیں وزلین مشنری سوسیٹی کی انہی ورسری یعنے سالانہ جلسہ میں جو بمقام لنڈن میں تھوڑا عرصہ ہوا کہ منعقد ہوا تھا سر آرتھر گارڈن صاحب گورنر جزیرہ فیجی نے اِن مشنوں کی ترقی کی نسبت جو کہ جزایر فیجی کے آدم خور وحشیوں میں ظہور میں آئی ہے ایک عمدہ اور پر تاثیر شہادت دی ہے صاحب مذکور نے وزلین پادری صاحبان کی تعریف کی ہے کیونکہ اُنہوں نے بُت پرستی کو دور و دفع کرکے اور مسیحی مذہب کے قایم کرنے سے اکثر باشندوں کو مہذب بنا دیا ہے اور کسی قدر گورنمنٹ کی تکلیف کو ہلکا کر دیا ہے سر آرتھر صاحب یہہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ان جزیروں میں متواتر فساد سخت بیرحمیاں طفل کشی و آدم خوری ہمیشہ ہوتی رہتی تھی جسکے سبب سے نہ صرف وہاں کے باشندے ایک دوسرے کے لئے باعث خوف تھے بلکہ اور قوموں کے لئے بھی۔ اُنکی حالت اب بالکل بدل گئی ہے۔ ایک لاکھ بیس ہزار آبادی میں سے ایک لاکھ دو ہزار اشخاص وزلین مشن کے گرجا میں جمع ہوتے ہیں اور باقی ماندہ ۱۰ ہزار میں سے قریباً کل اور کلیسیاؤں سے متعلق ہیں اور وہاں کے ہر ایک گاؤں میں خادم الدینوں میں سے بحساب پچاس خادم الدین دیسی ہیں جزیرہ فیجی میں ۹۰۰ گرجا گھر اور اور عبادت کے مکان تعمیر کئے گئے ہیں اور اُسمیں ۱۵۰۰ اسکول ہیں حتی کہ جزیرہ مذکورہ بالا میں کوئی مکان ایسا نہیں ہے کہ جسمیں روزمرہ کی خاندانی عبادت نہ ہوتی ہو۔ صاحب موصوف ایسی عجیب تبدیلی کی عام شہادت دینے میں اپنی پوری پوری خوشی ظاہر کرتے ہیں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ یہہ تبدیلی خاصکر وزلین پادری صاحبان کی محنت کا نتیجہ ہے۔ لنڈن کا ایک اخبار بیان کرتا ہے کہ یہہ ایک نادر شہادت ہے +

ایسے ایسے بیان مسیحی مذہب کی طاقت کے پرزور اور موثر شاہد ہیں پاک کلام میں لکھا ہے کہ اُن کے پھلوں سے تم اُنکو پہچانو گے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ مسیحی مذہب کے پھل چال چلن کی درستگی اور اخلاق کی شایستگی ہیں بشرطیکہ یہہ مذہب دل و جان سے قبول کیا جائے +

مراسلات

بقیہ مسیحی مذہب ہی منجانب اللہ ہو سکتا ہے

اسواسطے جو شخص جہنم کے عذاب سے ڈر کر خدا کے حکموں کو مانتا ہے خدا کو اُس شخص کی نسبت عزیز نہیں ہے جو اپنے دل سے بہشت اور جہنم دونوں کا خیال دور کرکے اُسکے احکام پر چلے۔ الغرض اگرچہ اسرائیلیوں کے لئے خاص خاص جزائیں صرف اِس جہانی تھیں تو بھی ہمیشہ کی زندگی کے عام وعدہ بھی ہوئے تھے مثلاً جب خدا نے حضرت ابراہیم کو فرمایا کہ مت ڈر میں تیرا بہت بڑا اجر ہوں پیدایش ۱۵ باب آیت ۱۔ یہہ ایمان کے لئے کافی تھا اور ایماندار کے لئے فرمانبرداری کا بڑا وسیلہ تھا جسطرح لڑکا جانتا ہے کہ اگر میں باپ کے حکم بجا لاؤں تو وہ مجھے بہت اچھی چیز دیگا اگرچہ کچھ بھی نہیں جانتا کہ کیا چیز دیگا +

اور موسوی شریعت میں جو اِس جہانی نعمتوں کا وعدے ہیں اُنسے یہہ ہرگز نہیں نکلتا کہ اُنکے سوا خدا اور کچھ نہیں دیگا۔ اور پھر یہہ بات کہ موسوی شریعت میں ہمیشہ کی زندگی کا وعدہ نہیں یہہ بات اِس سے ملتی ہے کہ شروع پر عمل کرنے سے ہمیشہ کی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی اور یہہ بات اسوقت بھی معلوم ہو سکتی تھی +

جب بنی اسرائیل کنعان پر قابض ہوئے تو وہ پہلا وعدہ پورا ہوا اور اُسکا کچھ اور مطلب نہیں ہو سکتا تھا جو کنعان کے باہر پورا ہو کیونکہ بہت سے رسوم شریعت میں ایسے مقرر ہوئے تھے جو ایک چھوٹے سے ملک کے رہنے والے لوگ بجا لا سکتے تھے۔ لیکن اِس خطرہ سے وہ پیشین گوئیوں کے وسیلہ بچ سکتے تھے کیونکہ ابراہام سے جو دوسرا وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوا تھا اور ممکن نہیں تھا کہ وہ کنعان میں پورا ہو کیونکہ زمین کے سارے گھرانے کنعان میں نہیں سما سکتے تھے اور ممکن نہیں تھا کہ موسوی شریعت کے وسیلہ وہ وعدہ پورا ہو کیونکہ زمین کے سارے گھرانے اسپر عمل نہیں کر سکتے تھے +

اور خدا جو اپنے تئیں ابراہام اضحاق یعقوب کا کہتا تھا اُس میں اسی وعدہ کی طرف اشارہ ہوتا تھا جو اِن تینوں کو دوہرا کر دیا گیا +

اور جب اِس پہلے وعدہ کے پورے ہونے میں تاخیر ہوئی تھی تو اُس سے وہ یہہ سمجھ سکتے تھے کہ دوسرا وعدہ بھی پورا ہونے والا ہے اگرچہ اُسمیں تاخیر ہو۔ پھر شریعت میں

جو قربانیاں اور رسوم مقرر ہوئے انکا مطلب انکو بہت کم معلوم ہوا اور چونکہ انکو ان رسوم پر عمل کرنے میں بہت وقت خرچ کرنا پڑتا تھا اسلئے انکی دل میں یہہ خیال بہت آیا ہوگا کہ انکا مطلب کیا ہے کیونکہ صرف جماعت میں شامل ہونے کے لئے پاک صاف ہونا ان رسوم کا کافی سبب نہیں ہوسکتا تھا اِس طرح سے وہ رسومات ایک طرحکی پیشینگوئیاں ہوئیں کہ آنے والے زمانہ میں انکا مطلب پورا ہوگا اور جب حقیقت آویگی تو سایہ جاتا رہیگا +

البتہ شرعی رسومات میں جو کچھ پیشینگوئی تھی وہ اُسوقت پوشیدہ تھی اگرچہ بعض لوگوں نے اس سے انکار کیا ہے تو بھی صاف ظاہر کہ ان رسومات کا مطلب کسی جگہہ نہیں لکھا گیا۔ اور یہہ رسوم جو ایسی تفصیل وار بیان کی گئیں تھیں اگر انکا کچھ بھی مطلب بتایا جاتا تو ضرور کہیں انکی طرف اشارہ ہوتا اور پھر ان رسومات کا مطلب انجیل کے آنے سے بالکل ظاہر ہوگیا اور وہ اُسپر بخوبی صادق آتا ہے۔ اور اگر وہ مطلب اسوقت معلوم ہوتا تو مابعد کی سب پیشینگوئیاں فضول ہوتیں یعنے اگر سایہ کے ساتھ اُسکا حقیقی مطلب بیان کیا جاتا تو پھر یہہ حقیقت کے برابر ہوتا۔ مثلاً اگر فصح کے دستور ونکا مطلب اُسوقت معلوم ہوتا تو شعیاہ کے ۵۳ باب کی بہت کم ضرورت ہوتی + باقی آئندہ

+ فصح یہہ ایک قربانی کا نام ہے جو بنی اسرائیل کیا کرتے تھے +

اخبارات تاربرقی

سینٹ پیٹرز برگ ۹ جون۔ سلوویفن جسنے زار روس کو مارنا چاہا تھا پھانسی دیا گیا +

لنڈن ۱۰ جون ۱۸۷۹ء آنریبل آر۔ بورک صاحب نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ سر گارنٹ وُلزلی صاحب نے سیپرس کی ہائی کمشنری سے استعفا دیدیا ہے اور جنرل بڈلف صاحب اُن کے قایم مقام ہونگے +

لنڈن ۱۱ جون ۱۸۷۹ء۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس نے اُس انکار کی طرفداری کی ہے جو کہ جرمن کونسل جنرل نے خدیو مصر سے کیا تھا +

خبر ہے کہ میجر کیوگناری کرنل کے عہدہ پر مقرر کئے جائینگے اور سٹار آف انڈیا کے نایٹ مقرر ہونگے اُن خدمتوں کے صلہ میں جو کہ اُنہوں نے افغانستان کے ساتھ خط و کتابت کرنے میں کامیابی کے ساتھ کی تھی +

بمبئی ۱۲ جون ۱۸۷۹ء۔ بسمی ہری کو جو کہ مشہور راہزن تھا ہائی کورٹ کی طرف سے کل پھانسی کا حکم ہوا ہے +

شملہ ۱۲ جون ۱۸۷۹ء۔ پنجاب کی امدادی فوج جہلم کیطرف کوچ کریگی اور وہانسے ریل پر سوار ہوکر اپنی اپنی ریاستوں میں واپس آئے گی +

شاہ برہما کے جلوس کی رسم ختم ہوگئی +

لنڈن ۱۰ جون ۱۸۷۹ء۔ کرنل سٹانلی صاحب نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ بجائے رایل کمشن کے ایک کمیٹی جسکے ممبر صرف افسران ہونگے مقرر کیجائیگی جو ہمارے ملٹری بندوبست اور فوج کی نظم و نسق کی درستی کے لئے اور سٹارٹ سروس ریزرو اور ڈیپو کے نقص کی تفتیش کریگی +

گزٹ ہوا ہے کہ لفٹنٹ ہارٹ کو اُنکی بہادری کیواسطے جو کہ اُنہوں نے افغانستان کی لڑائی میں ایک سوار کو دشمن سے بچانے میں دکھلائی تھی اُسکے صلہ میں انکو وکٹوریا کراس ملیگا +

شملہ ۱۲ جون۔ میجر کیوگناری صاحب ۱۲ تاریخ ماہ حال کو پشاور پہنچ گئے ہیں جلال آباد کا گورنر ڈھاکہ تک اُن کے ہمراہ تھا اب وہ خبر دیتے ہیں کہ جلال آباد اور ڈھاکہ کے درمیان کابل دریا کے کناروں کی حفاظت کے لئے امیر کے ملازموں نے بہت عمدہ بندوبست کیا ہوا ہے اور روزمرہ بیماروں اور سرکاری اسباب کے ساتھ ان دونوں جگہوں کے درمیان بیڑے آتے جاتے ہیں +

کپتان ٹکر صاحب ریزر گیڈ کے ہمراہ ڈھاکہ کیطرف آتے ہیں محمد صدیق خان پسر نوروز خان لالپورہ کے خان مقرر کئے گئے ہیں +

وہ افسر جو ملٹری اخراجات و نظم و نسق کی تفتیش کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اُن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں آنریبل سر ایشلی ایڈن صاحب پریزیڈنٹ یعنے میر مجلس ممبران جنرل لمسڈن صاحب۔ جنرل رابرٹس صاحب۔ کرنل۔ ٹی۔ ڈی۔ بیکر صاحب کرنل میکگریگر صاحب میجر اُو۔ آر نیومارچ صاحب مسٹر سی۔ امی۔ برنرڈ صاحب اور دو ملٹری افسر ایک مدراس گورنمنٹ کیطرف سے اور دوسرا بمبئی گورنمنٹ کی طرف سے۔ اور کپتان ای۔ ایچ ایچ کالن صاحب سکرٹر مقرر ہوئے ہیں +

شملہ ۱۴ جون ۱۸۷۹ء۔ یہہ آرمی کمیشن مقام شملہ میں تقریباً جمع ہوگی اُمید کیجاتی ہے کہ انکی تفتیش کی رپورٹ ماہ اکتوبر کے انجام میں کیجائیگی +

لنڈن ۱۳ جون۔ ہوس آف کامنس میں کل رات بڑی تکرار کے بعد وہ بل جس میں انڈین گورنمنٹ کو پانچ کروڑ روپیہ قرض دینے کی اجازت کا ذکر ہے دوبارہ پڑھا گیا +

شملہ ۱۳ جون۔ جو فوج درہ خیبر سے واپس آئی ہے اُسکی تندرستی میں بہر کیف بڑی ترقی ہوگئی ہے رجمنٹ ہزارہ نمبر ۱ میں بہ ہیضہ بالکل نہیں بیان کیا جاتا پشاور سے

کسی اور شخص کے ہیضہ کرنے کی خبر نہیں آئی ہی دسویں تاریخ کو جلال آباد میں دس آدمیوں نے اور تھل میں پانچ آدمیوں نے ہیضہ کیا سے پچھلا ہندوستانی لفٹننٹ کوہاٹ کیجانب روانہ ہوگیا سرجن میجر کلسال کا انتقال ہوگیا گو مرض ہیضہ میں اُنکا انتقال نہیں ہوا +

بمبئی ۱۴ رجون۔ اخبار ٹائمس آف انڈیا میں ایک خاص تار برقی آمدہ لنڈن مورخہ ۱۳ رجون شایع ہوئی ہی جس سے معلوم ہوا کہ کل رات کو ہوس آف کامنس میں ہندوستان کی بابت ایک اور بھاری بحث ہوئی۔ جسمیں مسٹر کراس صاحب نے اپنی ایک مدلل سپیچ میں بیان کیا کہ تبادلہ کا مضمون ہمارے خاص سوال کی نسبت غیر ضروری ہی +

مسٹر گوشن صاحب نے ہندوستان کے سکہ مروجہ حال میں دست اندازی کی کوشش کرنے کی سخت مخالفت کی ہی مسٹر گلیڈسٹون صاحب بھی اس مباحثہ میں شریک تھے۔ صاحب موصوف نے ٹیکس کی جو حال میں زیادتی ہوئی ہی اور ایکٹ فوجی و ایکٹ چھاپہ خانہ دیسی اور روئی کی درآمد کا محصول اور افغانستان کے جنگ کے اخراجات ہندوستان کے ذمہ لگائے جانے پر ایک بڑا سخت اعتراض کیا۔ جن امورات کی نسبت صاحب ممدوح تکرار کرتے ہیں کہ انگلستان جیسے ملک کی بزرگی سے بعید ہی صاحب موصوف نے بلا محصول تجارت کی نسبت جو کہ لارڈ لٹن صاحب کے خیالات ہیں اُنپر مضحکہ کیا۔ اور بیان کیا ہی کہ وہ عرایض جو ہندوستان کے لوگوں نے انگلستان میں روانہ کی تھیں لاجواب ہیں۔ اور اُنہوں نے ہندوستان کے اخراجات میں چار کروڑ روپیہ سالانہ کی تخفیف کرنیکی صلاح دی۔ اور یہہ بھی صلاح دی ہی کہ انگریزی خزانہ ہندوستان کے معاملات کو روکے +

مسٹر سٹن ہوپ صاحب نے اسکے جواب میں بیان کیا کہ وہ کروڑ روپیہ کی زیادتی سے تمام فتوحات رفع ہوجاتی اور بیان کیا ہی کہ جو روک فی الحال گورنمنٹ کلکتہ سے ہوئی ہی وہ کافی ہی +

اخبار ٹائمس اس بحث کی نسبت کہتا ہی کہ یہہ بحث قابل یادگار کے ہی۔ اور اخبار مذکور کو یقین ہی کہ ہندوستان کے معاملات کی نسبت جو ہوم گورنمنٹ کی طرف سے حال میں تفتیش ہو رہی ہی نہایت ہی ضروری تجاویز کا عمدہ شروع ہوگا +

لنڈن ۱۵ رجون۔ مقام قسطنطنیہ میں اُن سلاطین کے درمیان خط و کتابت شروع ہونے والی ہی جنہوں نے یونان کے سرحدی معاملات میں مداخلت کی ہی +

لفٹننٹ ہملٹن صاحب کو جو بنگال سٹاف کا رکن کے ہیں وکٹوریہ کراس کا تمغہ ملا ہی +

مالی ڈگری جو خدیو مصر نے جاری کی تھی اور جسپر جرمن و دیگر سلاطین اعظم نے اعتراضات کئے تھے رد کی گئی +

لنڈن ۱۶ رجون۔ ایک مراسلہ جو لارڈ جیلس فورڈ کی طرف سے آیا ہی اُسمیں لکھا ہی کہ دوسرا ڈویزن ۱۰ ماہ مئی کو ۱۲ میل بڑھیگا۔ اور کمسریٹ کا بندوبست ایسا ہی کہ وہ یکم جون تک بڑھنیکے قابل ہوجائیگا +

شملہ ۱۶ رجون۔ آج ایک سرکلر میں جو لوکل گورمنٹوں کی طرف سے جاری ہوا ہی لکھا ہی کہ چونکہ بجٹ سٹیٹمنٹ کے شایع ہونے کے بعد صیغہ مالی میں جو ضروری تغیر و تبدل ہوا ہی اُسکی نسبت ضرور ہی کہ ہندوستان کے گورنمنٹ کے صیغہ مالی کا نقشہ تیار کیا جاوے۔ سرکلر مذکور میں وہ تدابیر بھی مندرج ہیں جو سال گذشتہ میں ایک کروڑ پچاس لاکھ روپیہ کی زیادتی کے لئے انسداد قحط میں عمل میں لائی گئی تھیں۔ اور یہہ بھی لکھا ہی کہ گورنمنٹ کا پہلا نتیجہ اُس طریقہ کی نسبت جس میں کہ یہہ فنڈ خرچ میں لانے تھے عمل میں لایا گیا۔ اور کہ گورنمنٹ نے اپنے ارادہ سے پہلو تہی نہیں کی اور ماسوائے جنگ اور تبادلہ کی کمی کے بھی سنبھالے رکھا +

۱۸۸۱ء سے ۱۸۸۴ء تک گورنمنٹ کو صیغہ مالی سے جنگ کے تمام اخراجات ملگئے تھے..... ۵۵۵ روپیہ قحط زدوں کی امداد میں خرچ ہوا اور...... ۱۳۱ روپیہ قحط کے نتیجہ میں بچت ہوئی۔ اور جبکہ سال حال کا بجٹ تیار ہوا تو جنگ جاری تھا اور تبادلہ میں بہت ہی کمی ہوگئی تھی۔ اُسوقت ہوم گورنمنٹ کے قابل غور یہہ امر ہوا کہ قانون سکہ میں کچھ تغیر و تبدل کرنے سے اس بھاری نقصان کا انسداد ہوسکتا ہی کہ نہیں ہی۔ گورنمنٹ نے اس امر کے فیصلہ کو ملتوی رکھکر خیال کیا کہ ٹیکس لگانا یا ضروری اخراجات کا کم کرنا مناسب نہ ہوگا۔ اور بہتر ہوگا کہ قحط کے بچتی نتیجہ کی عارضی مخزونی کو منظور کرنا مفید ہوگا کوئی اور نتیجہ واجب نہ تھا۔ اور گورنمنٹ ہمیشہ ظاہر کرتی رہی کہ اس طور پر عمل کرنا کچھ عرصہ تک ضرور ہوگا +

اُسیوقت گورنمنٹ ہند کو معلوم ہوا کہ ہوم گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہی کہ سکہ میں کچھ تغیر و تبدل کرنے کی کوئی تدبیر نہ کرنی چاہئے تب فوراً اخراجات کے گھٹانے میں تعمیل کی گئی۔ سال آیندہ کے لئے صیغہ عمارت میں ۲۳۰۰۰۰ روپیہ کے اخراجات کی کمی کرنے کے احکام جاری ہوچکے ہیں +

گورنمنٹ ہند کے وسطی اسٹیبلشمنٹ کی تخفیف میں مناسب تدابیر کیجاتی ہیں صرف سیول ڈپارٹمنٹ میں ایک کروڑ روپیہ کا اضافہ کی اُمید ہی +

جنگی اخراجات کے تخفیف کی غرض سے ہندوستان اور انگلستان میں تفتیش ہو رہی ہی۔ چونکہ [illegible] جنگ ختم ہوچکا

ہر نو تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ...... روپیہ درکار ہے
تاکہ قحط کا تخمینہ اپنی اصل میزان یعنے ایک کروڑ پچاس لاکھ روپیہ
پر آ جاوے۔ اور روئی کے محصول کی معافی کے سبب جو کمی ہو گئی
ہے اُسکے پورا کرنیکو کافی ہو گا +

اُن تدابیر سے جو ابھی عمل میں آ چکی ہیں اِس رقم سے کچھ زیادہ وصول
ہو چکا ہے۔ اور بغیر ٹیکس لگانیکے سرکار کی کفالت پوری ہو جائیگی اور
مالگذاری کا نقصان بھی ادا ہو جائیگا +

مندرجہ تخمینہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ کی قیمت ۱۲ ۱رہ پائی سے
کم ہو گی سوائے تباد لے کے نقصان کے جسقدر مالگذاری میں کمی
ہو نیکا کوئی اور سبب ظاہرا معلوم نہیں ہوتا ہے۔ اور تجربہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ آیندہ کو اس سے زیادہ نقصان ہو گا۔ پبلک سروس کی ہر ایک
مد میں کفایت شعاری اور گھٹاؤ عمل میں لایا جائیگا +

اعتراض

امام الدین صاحب مدرس ریاضی سکاچ مشن سکول سیالکوٹ نے جو اس
سوال کے حل کے نمونے میں تیل کی تاثیر گرم تر اور پانی کی تاثیر سرد تر مشہور
کی تھی سو یہ تاثیر تیل کی بوند کے پانی کی سطح پر گول ہونیکی دلیل نہیں
ہو سکتی ہیں اگر ان تاثیروں کا کچھ فایدہ ہو تو کسی بیمار کو ہو گا یا کچھ عمدہ
نتیجہ ہو تو کسی حکیم کو یا ایک حکیم سے دوسرے حکیم کو یا ایک حکیم
سے کسی بیمار کو ہو کوئی آدمی سے کچھ نہیں کاتا ہے مگر معترض
ہے + (انتخاب حل چارلس مدرس ریاضی)

حل

سوال۔ تیل کی بوند پانی کی سطح پر کیوں مدور شکل میں ہوتی ہے کوئی اور شکل کیوں نہیں
اختیار کرتی +

جواب۔ تیل کی بوند کا پانی کی سطح پر واقع ہونا تیل کے ہلکا ہونیکا ثبوت اور باعث ہے مگر
تیل کے ہلکا ہونے سے یا پانی کی سطح پر واقع ہونے سے تیل بہ نسبت پانی کے رقیق اور لطیف
و شفاف ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تیل پانی کی سطح پر واقع ہو کر اپنی غلاظت و کثافت
وغیرہ کو ظاہر کریگا جیسا کہ لکڑی وغیرہ بھی۔ کشش اتصال کہ جسکے سبب سے
بخارات قطرے بنکر مینہ کی شکل میں زمین پر گرتے ہیں اور خود شبنم کی بوندیں
بنجاتی ہیں کیونکہ اول مینہ ابر سے قطروں کی صورت میں نازل نہیں ہوتا ہے بلکہ بھر
کی صورت میں جو کہ پانی کے بہت چھوٹے اجزا سے مرکب ہے نازل ہوتا
ہے اور پھر اجزا اُترتے وقت ایک دوسرے کو کھینچتے ہیں اور آخر کو جو بغیر
بہت نزدیک میں جمع ہو کر قطرے بنجاتے ہیں اور اسی طور سے آخر کار مینہ کی
جھڑی بنجاتی ہے اور شبنم بھی اصل میں بخار ہوتی ہے لیکن اجزا کی کشش اتصال کے
سبب تھوڑی بوند بنجاتی ہے اسطور سے تھوڑی جمع ہو کر مینہ کے بڑے بڑے قطرے
بنجاتے ہیں اور جب بھاری ہو نیکے سبب وہ قطرے پتوں پر نہیں تھم سکتے
تو زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اسی کشش اتصال کی خاص اِس صفت سے جو
مذکورہ بالا نشان ہونے سے ثابت ہے تیل کے اجزا ایک جا جمع ہو جاتے ہیں اور
بوند کی شکل ہونا یعنے ایک بڑے حصہ تیل میں سے کچھ جز نکل کر نوک کی صورت میں
کیوں نہیں ہوتی کشش اتصال جو بڑے حصہ تیل میں ہے وہ تیل کے نوکیلے جز پر
غالب ہو کر نوک کی صورت سے کھینچ کر مدور صورت میں قایم رکھتی ہے یہ بات
مشاہدہ کر نیوالے پر خوب ثابت ہو گی کہ جب وہ بدست خود ایک باریک چوب سے
تیل کی بوند کو پانی کی سطح پر تھوڑا سا ہلا دے تو کھینچی ہوئی نوک پھر تیل کی
بوند میں مدور شکل میں ہو گی اور اگر وہ چاہے تو کیلی جز کو اسقدر کھینچے کہ وہ باقی
بوند سے الگ ہو جاوے اور دور تک لیجاوے تو وہ جز ایک اور چھوٹی
بوند ہو گی اور تیل کے غلیظ اور کثیف ہونے کے سبب سے تیل میں بہ نسبت
پانی کے زیادہ کشش اتصال ہے اسی سبب سے تیل کی بوند کی کشش اتصال پانی کی
سطح پر ہو کر پانی کی کشش اتصال پر غالب ہوتی ہے + (انتخاب حل چارلس مدرس ریاضی)

اشتہار

بحکم مسٹر جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ
درخواست عطائے پروبیٹ بابت نصف حصہ حویلی خورد و
امام باڑہ ملکیت موہن لال عرف آغا حسن جان مرحوم
چونکہ مسمی کھنیر این ماجسع عرف پیاری خانم ہمشیرہ
متوفی نے بموجب دفعہ ۲۴۶۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء عدالت
ہذا میں درخواست عطائے پروبیٹ وصیت نامہ تحریر
کردہ متوفی بابت نصف حصہ امام باڑہ واقع قصبہ
لودیانہ کے کی ہے اور تاریخ ۲۴ جولائی ۱۸۸۹ء واسطے
سماعت درخواست مذکور کے مقرر ہوئی ہے لہذا اشتہار
ہذا حسب شرائط مندرجہ دفعہ ۲۵۰۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء
جاری کرا کر اعلان کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو نسبت نصف
حصہ حویلی خورد و امام باڑہ کے دعوی ہو وہ تاریخ
معینہ پر عدالت ہذا میں آ کر کارروائی کو دیکھیں۔ بہ ثبت
دستخط ہمارے اور مہر عدالت آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۸۸۹ء جاری ہوا +

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ٹکیونکا
جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ
ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات
ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلان
کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا
ہے قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل
مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی
پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو
چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے
مذکور خریدے +

دستخط
جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

لودیانہ۔ معمولی حال میں گرمی کا زور ہے ... بارش ... نہیں ہوئی

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسٹ صاحب کے اہتمام سے چھپا